احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

بدھ 22 جنوری 2014ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 22 جنوری 2014ء 20 ربیع الاول 1435 ہجری 22 صلح 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 18

اِک تری قیدِ محبت ہے

اِس جہاں میں خواہشِ آزادگی بے سُود ہے
اِک تری قیدِ محبت ہے جو کر دے رستگار

دِل جو خالی ہو گُدازِ عشق سے وہ دِل ہے کیا
دِل وہ ہے جِس کو نہیں بے دلبرِ یکتا قرار

فقر کی منزِل کا ہے اوّل قدم نفئِ وُجود
پس کرو اس نفس کو زیر و زبر از بہرِ یار

(درثمین)

یوم صفائی 24 جنوری

''تم (ربوہ) شہر کو خوبصورت بناؤ تا تمہارے دل بھی خوبصورت ہو جائیں۔''

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

مورخہ 24 جنوری 2014ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز فجر مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کا یوم صفائی منانے کا پروگرام ہے۔ تمام احباب اپنے اپنے گھروں کے سامنے صفائی اور پانی کے چھڑکاؤ کا خصوصی اہتمام کریں۔ اس سلسلہ میں تمام زعماء، خدام اور اطفال سے اس پروگرام کو کامیاب بنانے اور وقارعمل میں بھرپور حصہ لینے کی اور والدین سے بھی بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔

(مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ)

سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی آمد

- مکرم ڈاکٹر عباس باجوہ صاحب
  آرتھوپیڈک سرجن
- مکرمہ ڈاکٹر آصفہ عباس باجوہ صاحبہ
  گائنا کالوجسٹ
- مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب
  ماہر امراض جلد
- مکرم ڈاکٹر محمد محمود شیخ صاحب
  ماہر امراض معدہ وجگر

چاروں ڈاکٹرز صاحبان مورخہ 26 جنوری 2014ء کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورتمند احباب وخواتین ڈاکٹر صاحب موصوف کی خدمات سے استفادہ کے لئے ہسپتال تشریف لائیں اور شعبہ پرچی روم سے اپنی پرچی بنوالیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

اخلاق عالیہ صحابہ کرامؓ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوبکرؓ نہایت متواضع، منکسر المزاج اور کم گو انسان تھے۔ آپ کی بہت کم روایات احادیث کی کتب میں آئی ہیں، تاہم جتنی روایات ہیں ان سے آپ کے اعلیٰ کردار اور پاکیزہ سیرت پر خوب روشنی پڑتی ہے۔ طبعاً کم گو ہونے اور ادب رسولؐ کے تقاضا کے پیش نظر آپ شاذ ہی نبی کریمؐ سے کوئی سوال کرتے تھے۔ مگر جو سوال آپ نے کئے وہ بھی آپ کے بلند علمی مقام اور اعلیٰ سیرت وکردار کو ظاہر کرتے ہیں۔

حضرت ابوبکرؓ توحید کامل پر بڑی شان سے قائم تھے۔ ایک دفعہ حضرت عثمانؓ نے کہا ''کاش! میں نے نبی کریم ﷺ سے یہ مشکل سوال دریافت کرلیا ہوتا کہ شیطانی وساوس کا کیا علاج ہے۔'' حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا ''میں نے نبی کریمؐ سے یہ سوال پوچھا تھا اور آپؐ نے فرمایا تھا کہ کلمہ توحید پڑھ کر اس پر قائم ہو جانا ہی ایسے وساوس کا علاج ہے۔'' (مسند احمد جلد 1 ص 8)

ایک اور موقع پر فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے ''تمہیں کلمہ اخلاص (یعنی شہادت توحید) اور ایمان باللہ سے بڑھ کر کوئی چیز عطا نہیں کی گئی۔'' (مسند احمد جلد 1 ص 8)

چنانچہ توحید کی عظیم الشان صداقت پر کامل یقین وایمان کے باعث ہی آپؓ صدیق کہلائے اور دراصل یہی چیز منبع اور سرچشمہ ہے آپ کے تمام اخلاق عالیہ کا جن میں تعلق باللہ، خشیت، تواضع، صدق، شجاعت انفاق فی سبیل اللہ اور خدمت خلق وغیرہ شامل ہیں۔

انسان کے تعلق باللہ کا سب سے بڑا معیار اس کی عبادات اور دعائیں ہیں۔ باآواز بلند تلاوت کلام پاک کے جرم میں ہی آپ کو ہجرت پر مجبور کیا گیا۔ قارہ قبیلہ کے رئیس ابن الدغنہ آپ کو یہ کہہ کر واپس لائے کہ ''آپ جیسے بااخلاق آدمی کو ہمارے شہر سے کیسے نکالا جاسکتا ہے جو صلہ رحمی کرنے والے دوسروں کے بوجھ اٹھانے والے، مہمان نواز اور مصائب میں مدد کرنے والے ہیں۔'' سیرت صدیقی پر یہ شاندار گواہی دے کر ابن الدغنہ آپ کو اپنی امان میں مکہ میں دوبارہ واپس لایا تھا۔ عجیب توارد ہے کہ ابن الدغنہ کے بیان کردہ اوصاف ابوبکرؓ وہی ہیں جو حضرت خدیجہؓ نے رسول اللہ ﷺ کے لئے پہلی وحی کے موقع پر بیان فرمائے تھے۔

(اصابہ جلد 4 صفحہ 164)

(بحوالہ سیرت صحابہؓ رسول از حافظ مظفر احمد صاحب)

اداریہ

بیت مسرور برسبن آسٹریلیا کے ہمسائے

انسان زندگی کا اہم ترین کردار انسان کا ہمسایہ ہے اور ہر انسان چونکہ کسی کا ہمسایہ ہوتا ہے اس لئے اگر انسان خود اچھا ہمسایہ ہو اور اسے اچھا پڑوسی مل جائے تو بلا شبہ دنیاوی جنت کا ایک حصہ حاصل ہو جاتا ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو جہنم کا ایک حصہ اسے بھگتنا پڑتا ہے۔

اس لئے رسول کریم ﷺ نے ایمان کی علامتوں میں سے ایک یہ قرار دی ہے کہ انسان کا پڑوسی اس کی اذیتوں سے محفوظ رہے۔ اور پھر رسول کریم ﷺ اور آپ کے صحابہؓ کے پاکیزہ گروہ نے پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک اور اس کی اذیتوں پر صبر کے غیر معمولی مناظر پیش فرمائے جو رہتی دنیا تک مشعل راہ ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے ایمان کی شرائط میں پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کو بیان فرمایا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: **احسن الی جارک تکن مومنا**

''اپنے ہمسایہ سے حسن سلوک کر۔ تو مومن بن جائے گا۔''

(جامع ترمذی کتاب الزھد باب من اتقی المحارم حدیث نمبر 2227)

اس حدیث کے ضمن میں دو باتیں خاص طور پر قابل ذکر ہیں:

(1) اس میں مسلمان پڑوسی کا کوئی ذکر نہیں بلکہ ہر قسم کے اور ہر مذہب کے پڑوسی کا ذکر ہے۔

(2) محض یہ نہیں کہا کہ ہمسائیگی کے حق ادا کرو۔ بلکہ فرمایا کہ ایسی عمدہ ہمسائیگی کرو جو بہت ہی خوبصورت ہو۔

مومن کا مطلب ہے کسی کو امن دینے والا اور دوسرا اپنے آپ کو کسی کے سپرد کرنے والا۔ اس جگہ دونوں معنے ہو سکتے ہیں کہ اگر تم پڑوسی کو حسن ہمسائیگی کے ذریعے امن دو گے تو تم خدا کی پناہ میں آجاؤ گے۔ کیونکہ گویا تم نے اپنے آپ کو خدا کے سپرد کر دیا ہے۔ یہ وہ ایمان ہے جو مزید ایمان پیدا کرنے کا موجب بنتا ہے اور کفرستان کے اندھیروں میں نور کی شمعیں جلا دیتا ہے۔

اسی حدیث کی ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں **احسن جوار من جاورک تکن مسلما** اپنے پڑوسی کو بہترین ہمسائیگی مہیا کرو تم مسلمان ہو جاؤ گے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الزھد باب الورع حدیث 4207)

صحابہ کرامؓ اور بزرگان نہ صرف یہ کہ پڑوسیوں سے اعلیٰ درجہ کے اخلاق سے پیش آتے تھے بلکہ اپنے تمام جائز حقوق سے بھی دستبردار ہو جاتے تھے جن کی وجہ سے ہمسایوں کو ادنیٰ قسم کی شکایت پیدا ہونے کا امکان ہو۔

صحابی رسول (جو بیعت رضوان میں بھی شامل تھے) حضرت عائذ بن عمروؓ اپنے گھر کا پانی بھی گھر سے باہر نہیں نکلنے دیتے تھے۔ لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا۔ مسلمانوں کے راستہ میں پانی گرا کر تکلیف دینے سے زیادہ مجھے یہ پسند ہے کہ میں اپنے ہی حجرہ میں اپنے طشت کو انڈیل دوں۔

(الاصابہ جلد 2 صفحہ 252۔ حالات حضرت عائذؓ مطبع محمد مصطفیٰ 1939ء)

ایک بزرگ چوہوں کی وجہ سے بہت پریشان تھے۔ کسی نے کہا آپ بلی کیوں نہیں رکھ لیتے؟ (کہ یہ کمبخت آپ کے گھر سے بھاگ جائیں) بزرگ نے جواب دیا کہ بلی اس لئے نہیں رکھتا کہ اس سے ڈر کر چوہے ہمسایہ کے گھر میں جا گھسیں گے۔

(نسخہ کیمیا صفحہ 429۔ امام غزالی ترجمہ غلام یزدانی۔ ایڈیشن اول 1973ء۔ ناشران قرآن لمیٹڈ لاہور)

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود اور آپ کی جماعت انہی نمونوں پر عمل پیرا ہے۔ حضرت میاں عبدالکریم صاحب گجرات رفیق حضرت مسیح موعود نے 1896ء میں بیعت کی دیہاتی ماحول میں جب زمین دار اپنے مال مویشی اپنی زمینوں اور ڈیروں پر لے کر جاتے ہیں تو اکثر اوقات جانور آتے جاتے ہوئے راستہ میں قریب ملحقہ کھیتوں میں گھس کر لوگوں کی فصلوں کا نقصان کر دیتے ہیں۔

میاں صاحب اتنے محتاط تھے کہ جب اپنے جانور باہر زمینوں پر لے کر جایا کرتے تھے تو اس وقت اپنے سب چھوٹے بڑے جانوروں کے مونہہ باندھ لیا کرتے تھے تا کہ آپ کے جانور کسی کے کھیت میں مونہہ نہ ماریں اور کسی کا نقصان نہ ہو۔ اس لئے لوگ آپ کی ایمانداری کی مثال دیا کرتے تھے۔

(تاریخ احمدیت جلد 22 صفحہ 272)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اس مضمون کو دعوت الیٰ اللہ سے جوڑتے ہوئے فرمایا:

یورپ میں بھی اگر آپ نے (دعوت الی اللہ) کرنی ہو تو ہمسائیگی کے حقوق کے ذریعہ یہ سفر شروع کریں۔ کئی دفعہ انسان سامنے نہ آئے تو زیادہ بہتر ہوتا ہے ایک تحفہ بھیج دے اور پھر تحفہ بھیج دے یہاں تک کہ لینے والے کے دل میں کرید ہو کہ یہ ہے کون جو مجھ سے بار بار اس طرح کا سلوک کر رہا ہے آپ اس کی تلاش کو نہیں نکلیں گے۔ وہ آپ کی تلاش کو نکلے گا۔ اسی طرح یہ جو ظاہری نعمت ہے یہ ایک باطنی نعمت میں تبدیل ہونے لگ جائے گی آپ محض ظاہری تحائف ہی نہیں دیں گے بلکہ روحانی تحائف کے لئے اس کے دل کو قبولیت کے لئے آمادہ کر دیں گے۔ پس نیک ہمسائیگی ایک بہت ہی بڑا خلق ہے اور اس کو اختیار کرنے سے انسان کئی قسم کی بدیوں سے بچ سکتا ہے اور کئی قسم کی نعمتوں کو پا لیتا ہے۔

پھر فرمایا:

مجھے جرمنی سے ایک خاتون نے خط لکھا جن کے ہمسایوں سے بہت اچھے قریبی مراسم مضبوط ہونے لگ گئے۔ اور اس کی وجہ انہوں نے یہ بتائی کہ ایک موقع پر کوئی چیز انہوں نے پکائی تو اپنے ہمسائے کو بھجوا دی یہ کہہ کر کہ ہمارا پاکستانی طرز کا کھانا ہے میں نے سوچا آپ کو بھی کھلائیں۔ اتنا متاثر ہوا وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ ایسے واقعات بھی اس دنیا میں ہو سکتے ہیں یہ خود گھر پر چل کر شکریہ ادا کرنے کے لئے آیا اور پھر دعوت الیٰ اللہ کی ساری باتیں سنیں۔ دلچسپی لی اور کتابیں مانگیں اور اب پورا دعوت الیٰ اللہ کا سلسلہ اس کے ساتھ شروع ہو چکا ہے۔ (الفضل انٹرنیشنل 10 جون 1994ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی بار بار اس مضمون کی طرف توجہ دلائی ہے اور جماعت بڑی توجہ سے اس پر عمل پیرا ہے چنانچہ اس کا ایک بہت خوبصورت منظر برسبن آسٹریلیا میں بیت المسرور کی تعمیر کے وقت نظر آیا۔ بہت سے ایسے ہمسائے تھے جو بیت الذکر کی تعمیر سے سخت خلاف تھے مگر پھر احمدیوں کے حسن سلوک سے گھائل ہو گئے۔

23/ اکتوبر 2013ء کو حضور انور کے دورہ آسٹریلیا کے دوران بیت مسرور کے افتتاح میں ایک عشائیہ کا اہتمام کیا گیا تھا اور اس میں کئی ایسے ہمسائے شامل ہوئے جو پہلے سخت مخالف تھے۔ مکرم عبدالماجد طاہر صاحب نے اپنی رپورٹس میں ان کی تفصیل بھی دی ہے وہ لکھتے ہیں:

آج کی اس تقریب میں بعض ایسے ہمسائے بھی شامل ہوئے جو پہلے اس بیت کی تعمیر کی سخت مخالفت کرتے تھے۔

ان میں ایک Mr. Claus Grimm ہیں جو مذہباً یہودی ہیں اور پیشہ کے حساب سے پائلٹ ہیں۔ انہوں نے بیت کی تعمیر کی شدید مخالفت کی تھی اور بیت کی تعمیر کے خلاف Campaigns چلائی تھیں۔

ایک دوسرے ہمسائے Mr. Ralph Grmm تھے۔ موصوف Naturalist، Microbiologist ہیں۔ یہ بھی بیت کی تعمیر کے سخت مخالف تھے۔ جب جماعت کے ممبران نے ان سے مستقل رابطہ رکھا، ان کی غلط فہمیاں دور کیں تو یہ جماعت کے دوست بن گئے اور پھر بیت کی تعمیر کی حمایت کی اور جماعت کے حق میں آواز اٹھائی۔

ایک تیسرے ہمسائے Hank Berlee ہیں جو ڈچ آسٹریلین ہیں موصوف نے بھی ایک کمپین چلا کر بیت کی شدید مخالفت کی تھی۔ لیکن جماعت کے مسلسل رابطہ رکھنے سے جماعت کے دوست بن گئے ہیں اور اب نہ صرف بیت کی حمایت کرتے ہیں بلکہ بیت کے لئے بچوں کا جھولا بھی بطور تحفہ دیا ہے۔

(الفضل 22 نومبر 2013ء صفحہ 3)

اک شجر پیار کا ایسا بھی لگایا جائے
جس کا ہمسائے کے آنگن میں بھی سایہ جائے

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

مکرم قمرالدین صاحب

سیرت النبی ﷺ کا ایک پہلو ’’عفو‘‘

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

’’اللہ کی خاص رحمت کی وجہ سے تو ان کے لئے نرم ہو گیا اور اگر تو تُند خو (اور) سخت دل ہوتا تو وہ ضرور تیرے گرد سے دور بھاگ جاتے۔ پس ان سے درگزر کر اور ان کے لئے بخشش کی دعا کر‘‘۔ (آل عمران:160)

’’عَفُو‘‘ کا مطلب معاف کر دینا ہے۔ اگر کمزوری اور بدلہ لینے کی طاقت نہ ہونے کی وجہ سے معاف کیا جائے تو اس کو عفو نہیں کہہ سکتے۔ عفو تو یہ ہے کہ بدلہ لینے کی طاقت رکھتے ہوئے کسی کا قصور معاف کیا جائے۔ نہ صرف قصور معاف کیا جائے بلکہ قصور وار کے ساتھ احسان کا سلوک کیا جائے۔ جس کے نتیجہ میں اصلاح ہو۔ اللہ تعالیٰ کی ایک صفت ’’عَفُوّ‘‘ ہے یعنی وہ بہت معاف کرنے والا ہے۔ اللہ کا ارشاد ہے کہ:

’’بدی کا بدلہ کی جانے والی بدی کے برابر ہوتا ہے۔ پس جو کوئی معاف کرے بشرطیکہ وہ اصلاح کرنے والا ہو تو اس کا اجر اللہ پر ہے۔ یقیناً وہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا ہے‘‘۔

(سورۃ الشوریٰ: 41)

جب انسان اس خُلق یعنی ’’عَفُو‘‘ سے انحراف کرتا ہے اور دوسروں کے قصور معاف کرنے کی بجائے ہر بات کا بدلہ لینے کی کوشش کرتا ہے تو معاشرہ سے امن وامان اٹھ جاتا ہے۔ کمزور طاقتور کے مظالم کا نشانہ بنتا ہے اور ظالم کا ہاتھ روکنے کی کسی میں طاقت نہیں ہوتی ہر طرف افراتفری اور قتل و غارت کا بازار گرم ہو جاتا ہے۔

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ جو کہ انسان کامل ہیں جو کہ رحمۃ للعالمین ہیں تمام جہانوں کیلئے، جن کے اسوہ حسنہ پر چلنا ہر مومن کا فرض ہے۔ ان کو بطور خاص عفو کا خُلق عطا کیا گیا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ آپؐ کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ:

’’ان سے درگزر کر۔ ان سے صرف نظر کر۔ یقیناً اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے‘‘۔

(سورۃ المائدہ:14)

پھر فرمایا:

’’پس بہت عمدہ طریق پر درگزر کر۔‘‘

(الحجر:86)

چنانچہ رسول کریمؐ نے غصہ دبانے اور معاف کرنے کے لئے بہت اعلیٰ تعلیم پیش فرمائی ہے۔

آنحضور ﷺ کی بعثت سے قبل عرب کے حالات

آنحضور ﷺ کی بعثت سے پہلے عربوں کی دنیا شاعروں اور شرابیوں، فاسقوں اور فاجروں کی دنیا تھی۔ جس میں راہزن تو بہت تھے لیکن راہنما کوئی نہ تھا۔ وہاں انسان انسان کو غلام بنائے ہوئے تھا اور بظاہر آزاد کہلانے والے آقا خود رسم و رواج کے اسیر تھے۔ وہ ظلم وستم کی ایک اندھیر نگری تھی جہاں بغض وعناد ملتے تھے اور عفو کا کوئی وجود نہ تھا۔ قتل ناحق اس عہد کا دستور تھا۔ کمزور طاقتور کے مظالم کا تختہ مشق تھا۔ لیکن ظالم کا ہاتھ روکنے کی کسی میں طاقت نہ تھی۔ اس زمانہ میں عرب تمدنی دنیا سے الگ وحشیانہ زندگی بسر کر رہے تھے۔ شراب خوری، قمار بازی اور بدکاری عام تھی۔ عربوں کی جہالت اور بے جا ضد وتعصب کا یہ عالم تھا کہ ذرا سی بات پر تلواریں سونت لی جاتیں اور سالہا سال تک قبائل کے مابین دشمنی اور قتل و غارت کا سلسلہ جاری رہتا۔ مظلوم کا کوئی پرسان حال نہ تھا۔

رحمۃ للعالمینؐ کے خلاف کفار مکہ کی عداوت

ہر چند کہ آنحضرت ﷺ کا پُرامن پیغام، خدائے واحد کی محبت وعبادت اور انسانوں سے عدل اور احسان کے اصولوں پر مشتمل تھا اور اہل عرب کی عزت وترقی کا ضامن تھا۔ لیکن قریش نے اس امن کے پیغام کا نہ صرف انکار کیا بلکہ ہر ممکن طریق پر اسلام اور بانی اسلام کو ختم کرنے کی تدابیر کیں۔

حضرت عثمانؓ کو رسیوں میں جکڑ کر پیٹا گیا۔ حضرت زبیرؓ کو چٹائی میں لپیٹ کر ناک میں دھواں دیا گیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو صحن کعبہ میں مار مار کر ہلکان کیا گیا۔ حضرت ابوذر غفاریؓ کو بوقت طواف اتنا مارا کہ لہولہان ہو گئے۔ غلاموں میں سے حضرت بلالؓ کو انتہائی اذیتیں دی گئیں۔ لبینہؓ اور زنیرہؓ نے بھی لونڈی ہونے کے جرم میں سخت تکلیفیں اٹھائیں۔ کمزور مسلمانوں حضرت صہیبؓ اور حضرت خبابؓ کو اس قدر ایذاء دی گئی کہ الامان۔

رحمۃ للعالمینؐ کی ذاتی تکالیف

خود آنحضرت ﷺ کی ذات اقدس بھی قریش کے حملوں سے محفوظ نہ رہی۔ آپؐ کی بیٹیوں حضرت رقیہؓ اور حضرت امّ کلثومؓ کو طلاق دلوائی گئی۔ آپؐ کو جھوٹے پراپیگنڈا، استہزاء، گالی گلوچ اور جسمانی اذیتوں کا نشانہ بنایا جاتا۔ مخالفت کی مہم تیز تر کرنے کے لئے آپؐ کو کاہن، مجنوں اور شاعر مشہور کر دینے کی سازشیں کی گئیں اور طے پایا کہ آپؐ کو جادوگر مشہور کیا جائے اور بڑے شد و مد سے آپؐ کے خلاف یہ طوفان بدتمیزی برپا کیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اہل خانہ کو دکھ دینے کی خاطر گندی اور بدبودار چیزیں آپؐ کے گھر پھینک دی جاتیں۔ آپؐ صرف اتنا فرما کر خاموش ہو جاتے:۔

’’تم لوگ اچھا حق ہمسائیگی ادا کرتے ہو‘‘

صحن کعبہ میں نماز پڑھتے ہوئے گلے میں کپڑے کا پھندا ڈال کر آپؐ کے قتل کی کوشش کی گئی۔ حضرت ابوبکرؓ نے بروقت پہنچ کر چھڑایا اور فرمایا کہ تم ایک شخص کو اس لئے قتل کرنے کے درپے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ اللہ میرا ربّ ہے۔ قریش کو آپؐ کا نام محمدؐ تک گوارا نہ تھا کیونکہ اس کے معنے ہیں ’’جس کی تعریف کی جائے‘‘ وہ آپؐ کو مذمم (نعوذ باللہ قابل مذمت) کے نام سے پکارتے۔ نبی کریم ﷺ مسکرا کر فرماتے جس کا نام اللہ نے ’’محمدؐ‘‘ رکھا ہے۔ وہ مذمم کیسے ہو سکتا ہے۔

شعب ابی طالب

جب مشرکین مکہ نے دیکھا کہ آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے ساتھی اسلام سے تائب ہونے کے لئے تیار نہیں تو انہوں نے مسلمانوں اور ان کے حامیوں سے ہر قسم کے تعلقات ختم اور خرید و فروخت تک بند کرنے کا فیصلہ کیا۔ محرم 7 نبوی میں رؤسائے مکہ کے دستخطوں سے یہ معاہدہ خانہ کعبہ میں لٹکا دیا گیا اور مسلمان شعب ابی طالب میں محصور ہو گئے۔ ان ایام میں محصورین کو سخت بھوک اور خوف کا سامنا کرنا پڑا۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے تھے کہ فاقہ کے ان دنوں مجھے چمڑے کا ایک سوکھا ٹکڑا ملا۔ جسے میں نے پانی سے نرم کر کے صاف کیا اور پھر پیس کر تین دن وہ کھاتا رہا۔

فتح مکہ پر رحمۃ للعالمینؐ کا عفو عام

رمضان المبارک 8ھ بمطابق 630ء میں رحمۃ للعالمین نبی اکرم ﷺ نے دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ مکہ فتح کیا اور رسولؐ اللہ طواف سے فارغ ہو کر جب باب کعبہ کے پاس تشریف لائے تو آپؐ کے جانی دشمن آپ کے سامنے تھے۔ آپؐ نے اس جگہ وہ عظیم الشان تاریخی خطبہ ارشاد فرمایا جس میں اپنے خونی دشمنوں کیلئے معافی کا اعلان تھا، مساوات انسانی کا اعلان تھا، کسی غرور کے بجائے فخر و مباہات کالعدم کرنے کا اعلان تھا۔ یہ معرکہ آراء خطبہ بھی دراصل آپؐ کے خلق عظیم کا زبردست شاہکار ہے۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا:۔

’’اے مکہ کے لوگو! اب بتاؤ کہ میں تمہارے ساتھ کیا سلوک کروں‘‘؟

یہاں ذرا ٹھہریئے اور دیکھئے رسول کریمؐ کن لوگوں سے مخاطب تھے؟ ان خون کے پیاسوں سے جن کے ہاتھ گزشتہ بیس سال سے مسلمانوں کے خون سے لالہ رنگ تھے۔ ہاں! مسلمان غلاموں کو مکہ کی گلیوں میں گھسیٹنے والے، مسلمان عورتوں کو بیدردی سے ہلاک کرنے والے، مسلمانوں کو ان کے گھروں سے نکالنے والے اور خود ہمارے آقا و مولا کو تین سال تک ایک گھاٹی میں قید کر کے اذیتیں دینے والے، ابو سفیان سردار قریش جیسے ساری عمر دکھ دینے والے، مسلمانوں پر حملہ آور ہو کر ان کی نعشوں کا مثلہ کرنے والے، آپ کے چچا حمزہ پر چھپ کر وار کر کے شہید کرنے والے وحشی بن حرب۔ آپ کے چچا حمزہ کا کلیجہ چبانے والی ابوسفیان کی بیوی ہند بنت عتبہ، سردار منافقین عبداللہ بن ابی سلول، آپؐ کو کھانے میں زہر ملا کر دینے والی ایک یہودیہ، مرتد عبداللہ بن سعد بن ابی سرح، آپؐ کی صاحبزادی زینبؓ پر حملہ کر کے حمل ساقط کرنے والے ہبار بن الاسود، ابوجہل کے بیٹے اور مشرکین مکہ کے سردار عکرمہ ساری عمر اسلام کی مخالفت اور عداوت میں گزارنے والے۔ مسلمانوں اور بانی اسلام کو وطن سے بے وطن کرنے والے، ان پر جنگیں مسلط کرنے والے۔ حدیبیہ کے مقام پر مسلمانوں کو عمرہ کرنے سے روکنے والے، صفوان بن امیہ مشرکین کے سردار جیسے جو عمر بھر مسلمانوں سے نبرد آزما رہے۔ حارث بن ہشام اور زہیر بن امیہ، عکرمہ اور صفوان کے ساتھی۔ فضالہ بن عمیر جیسے آپؐ پر قاتلانہ حملہ کرنے والے۔

لیکن جب ان سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہیں کس سلوک کی توقع ہے تو کہتے ہیں:۔

’’آپؐ جو چاہیں کر سکتے ہیں مگر آپؐ جیسے کریم انسان سے ہمیں نیک سلوک کی ہی امید ہے اس سلوک کی جو حضرت یوسفؑ نے اپنے بھائیوں سے کیا تھا‘‘۔

مگر رحمۃ للعالمین ﷺ نے تو ان کی توقعات سے کہیں بڑھ کر ان سے حسن سلوک کیا۔

آپ ﷺ نے اعلان فرمایا کہ:

’’کہ جاؤ تم سب آزاد ہو صرف میں خود تمہیں

OK23-11-2013

معاف نہیں کرتا ہوں بلکہ اپنے رب سے بھی تمہارے لئے عفو کا طلب گار ہوں۔‘‘

ایک مستشرق لکھتا ہے:۔

مکہ فتح ہو جانے کے بعد آپ ﷺ ایک فاتح، ایک بادشاہ، ایک حکمران تھے۔ یہ وہ وقت تھا کہ جب اہل مکہ کے ماضی کے انتہائی ظالمانہ سلوک پر آپؐ کو جتنا بھی طیش آتا، کم تھا اور آپؐ کی آتش انتقام کو بھڑکانے کیلئے کافی تھا۔ اب وقت تھا کہ آپؐ خونخوار فطرت کا اظہار کرتے۔ آپؐ کے قدیم ایذاء دہندہ آپؐ کے قدموں میں آن پڑے۔ کیا آپؐ اس وقت بے رحمی اور بیدردی سے ان کو پامال کریں گے؟ سخت عذاب میں گرفتار کریں گے یا ان سے انتقام لیں گے؟ (جیسا کہ صلیبیوں نے کیا تھا کہ 1099ء میں فتح یروشلم کے موقع پر انہوں نے ستر ہزار سے زائد مسلمان مرد، عورتوں اور بچوں کو موت کے گھاٹ اتارا، یا وہ انگریز فوج جس نے صلیب کے زیر سایہ لڑتے ہوئے 1874ء میں افریقہ کے سنہری ساحل پر ایک شہر کو نذر آتش کر ڈالا) یہ وقت اس شخص کے اپنے اصلی روپ میں ظاہر ہونے کا ہے۔ اس وقت ہم ایسے مظالم پیش آنے کی توقع کر سکتے ہیں جن کے سننے سے رونگٹے کھڑے ہو جائیں اور جن کا خیال کر کے اگر ہم پہلے سے نفرین وملامت کا شور مچائیں تو بجا ہے۔ مگر یہ کیا ماجرا ہے بازاروں میں کوئی خونریزی نہیں ہوئی۔ ہزاروں مقتولوں کی لاشیں کہاں ہیں؟

آنحضور ﷺ کا انتقام

آپ ﷺ نے اپنے دشمنوں سے اس طرح انتقام لیا کہ اعلان فرمایا:۔

’’ہر شخص جو اپنے گھر کا دروازہ بند کر لے اسے امن دیا جائے گا۔ جو شخص ابوسفیان کے گھر میں گھس جائے اس کو بھی امن دیا جائے گا۔ جو مسجد کعبہ میں گھس جائے اُس کو بھی امن دیا جائے گا۔ جو اپنے ہتھیار پھینک دے اُس کو بھی امن دیا جائے گا۔ جو حکیم بن حزام کے گھر میں گھس جائے اس کو بھی امن دیا جائے گا۔ اس کے بعد ابی رویحہؓ جس کو آپؐ نے بلالؓ حبشی غلام کا بھائی بنایا ہوا تھا ان کے متعلق آپؐ نے فرمایا آج ہم اس وقت ابی رویحہؓ کو اپنا جھنڈا دیتے ہیں جو شخص ابی رویحہؓ کے جھنڈے کے نیچے کھڑا ہوگا اس کو بھی کچھ نہ کہیں گے اور بلالؓ کو کہا تم ساتھ ساتھ یہ اعلان کرتے جاؤ کہ جو شخص ابی رویحہؓ کے جھنڈے کے نیچے آجائے گا اس کو امن دیا جائے گا۔

اس حکم میں کیا ہی لطیف حکمت تھی۔ مکہ کے لوگ بلالؓ کے پیروں میں رسّی ڈال کر اُس کو گلیوں میں کھینچا کرتے تھے۔ بلالؓ جو کبھی مکّہ کی گلیوں میں ذلت اور اذیت کا نشان رہ چکا تھا۔ اسے اہل مکّہ کیلئے ابوسفیان کی طرح امن کی علامت قرار دے کر آپ ﷺ نے غلام کو سردار مکہ کے برابر کھڑا کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے سمجھا کہ بلالؓ کا دل آج انتقام کی طرف بار بار مائل ہوتا ہوگا۔ اس وفادار ساتھی کا انتقام لینا بھی نہایت ضروری تھا۔ مگر آپؐ نے بلالؓ کا انتقام اس طرح نہ لیا کہ تلوار کے ساتھ اُس کے دشمنوں کی گردنیں کاٹ دی جائیں۔ بلکہ اُس کے بھائی کے ہاتھ میں ایک بڑا جھنڈا دے کر کھڑا کر دیا اور بلالؓ کو اس غرض کیلئے مقرر کر دیا کہ وہ اعلان کر دے کہ جو کوئی میرے بھائی کے جھنڈے کے نیچے آکر کھڑا ہوگا اُسے امن دیا جائے گا۔ کیسا شاندار انتقام تھا۔ جب بلالؓ بلند آواز سے یہ اعلان کرتا ہوگا کہ اے مکہ والو! آؤ میرے بھائی کے جھنڈے کے نیچے کھڑے ہو جاؤ تمہیں امن دیا جائے گا تو اُس کا دل خود ہی انتقام کے جذبات سے خالی ہوتا جاتا ہوگا۔

قریش نے سال ہا سال تک جو کچھ رنج اور صدمے دیئے تھے اور بے رحمانہ تحقیر و تذلیل کی مصیبت آپؐ پر ڈالی تھی۔ آپؐ نے ذاتی مفاد کی ہر علامت کو پس پشت ڈالا اور کروفر شاہی کے ہر نشان کو مسترد کر دیا اور جب قریش کے مغرور و متکبر سردار آپؐ کے سامنے سرنگوں ہو کر آئے تو آپؐ نے فرمایا ’’جاؤ تم سب آزاد ہو‘‘۔

لیا ظلم کا عفو سے انتقام
عَلَیْکَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ السَّلَام

فاتحین عالم کی فتوحات کی یادیں ان کی ہلاکت خیزیوں اور کھوپڑیوں سے تعمیر کئے جانے والے میناروں سے وابستہ ہوتی ہیں مگر ہمارے آقا ومولا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی فتح تو آپؐ کے عفو عام اور رحمت تام کا وہ روشن مینار ہے جس کی کل عالم میں کوئی نظیر نہیں، سوائے چند مجرموں کے جو اپنے جرائم کی بنا پر واجب القتل تھے۔ نبی کریم ﷺ کے دربار سے عام معافی کا اعلان ہوا۔

دس واجب القتل مجرموں میں سے بھی صرف تین اپنے جرائم پر اصرار کرنے اور معافی نہ مانگنے کی وجہ سے مارے گئے۔ کیونکہ وہ اپنے جرم پر مصر تھے ورنہ اس دربار سے تو عفو کا کوئی سوالی خالی ہاتھ لوٹا نہ معافی سے محروم ہوا۔

یہ وہ عفو تھا جس کے چشمے میرے آقاؐ کے دل سے پھوٹے اور مبارک ہونٹوں سے جاری ہوئے۔ اس رحمت عام اور عفو تام کو دیکھ کر دنیا انگشت بدنداں ہے۔ مستشرقین بھی اس حیرت انگیز معافی کو دیکھ کر اپنا سر جھکا لیتے ہیں۔

مکرم عبدالعزیز ڈوگر صاحب

برکات خلافت اور خلفاء کی دعاؤں کے معجزات

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم کے ساتھ خاکسار کو جماعت احمدیہ کے چار خلفاء کی خدمت کرنے اور ان کی دعاؤں سے مستفید ہونے اور خلافت کی بے شمار برکات سے فیض یاب ہونے کی توفیق ملی۔ اپنی زندگی میں بے انتہاء مواقع پر ذاتی طور پر خلافت کے تعلق میں اس عاجز نے دعاؤں کی قبولیت کے بے شمار نظارے دیکھے۔ ان میں سے چند ایک واقعات بیان کرتا ہوں۔

خلیفہ کی دعا ہمارے ساتھ ہے

یہ اس دور کی بات ہے جب حضرت مصلح موعود کافی بیمار تھے۔ انہی دنوں سندھ میں جماعت کی زمینوں میں کپاس اور پھل کی فصل کا سودا وہاں ایک تاجر سے کیا ہوا تھا۔ جو ایک بڑی رقم لے کر فرار ہو گیا تھا اور بہت کوشش کے باوجود اس کا کوئی پتہ نہیں چل رہا تھا۔ مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اس وقت وکیل اعلیٰ تھے۔ انہوں نے یہ سارا معاملہ حضور کی خدمت میں عرض کیا اور دعا کی درخواست کی۔ جواباً حضور نے فرمایا کہ عبدالعزیز سے کہو راولپنڈی جا کر اس سلسلہ میں کسی سرکاری افسر سے ملیں۔ مجھے یاد ہے کہ میں اس وقت ایک قریبی دوست کے بیٹے کی شادی کی تیاریوں میں مصروف تھا کہ مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب حضور کا خط لے کر آئے اور ساتھ ہی زبانی پیغام بھی دیا۔ چنانچہ میں فوراً ربوہ سے راولپنڈی جانے والی چناب ایکسپریس کے ذریعہ راولپنڈی پہنچا۔

اس دور میں ابھی اسلام آباد کا قیام نہیں ہوا تھا اور راولپنڈی ہی میں تمام سرکاری دفاتر ہوا کرتے تھے۔ وہ صدر ایوب کا دور حکومت تھا اور مکرم غیاث الدین سیکرٹری داخلہ تھے۔ جو کہ 1953ء کے احمدیہ مخالف مظاہروں کے دوران چیف سیکرٹری پنجاب رہ چکے تھے۔ چنانچہ اندر سے مجھے بہت ڈر تھا کہ نجانے کیا بنے گا لیکن ساتھ ہی یہ یقین تھا کہ خلافت کی دعائیں ہمارے ساتھ ہیں۔ خدا پر توکل کرتے ہوئے میں سیکرٹریٹ میں جا کر ان سے ملا اور تمام واقعات عرض کئے۔ انہوں نے اسی وقت میرے سامنے آئی۔ جی لاہور سے فون پر رابطہ کیا اور اُن سے کہا کہ ان کے مطلوبہ آدمی کو ڈھونڈیں اور ان کا کام کریں۔ آئی۔ جی لاہور نے ہمیں اگلے دن ملاقات کا وقت دیا۔ چنانچہ اگلے روز ایک وفد کی صورت میں ہم آئی۔ جی صاحب کو ملنے گئے۔ اس وفد میں مکرم ومحترم حافظ عبدالسلام صاحب (وکیل المال)، مکرم سید میر داؤد احمد صاحب (پرنسپل جامعہ احمدیہ) اور مکرم چوہدری ناصر الدین صاحب (نمائندہ وکالت زراعت) شامل تھے۔ حضرت مصلح موعود کی دعاؤں کے نتیجہ میں ہماری کوششیں رنگ لائیں اور آئی۔ جی صاحب نے ہماری گزارش بڑی توجہ سے سنی اور اس تاجر کو ڈھونڈ نکالنے میں ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔ اس کے کچھ ہی عرصہ بعد حضور کی دعاؤں سے وہ تاجر زیر حراست آیا اور اس طرح سے جماعت کا غبن شدہ روپیہ وصول ہوا۔

کام وسیع سے وسیع تر ہو گیا

حضرت مصلح موعود کی وفات کے بعد خلافت ثالثہ کا دور شروع ہوا تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے مجھے وقف سے فارغ کرتے ہوئے لاہور جا کر کام کرنے کا ارشاد فرمایا۔ مجھے کچھ بھی علم نہیں تھا کہ وہاں جا کر کیا کروں گا۔ چنانچہ جانے سے پہلے خاکسار کے چند بزرگوں نے جس میں مکرم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب، مکرم صوفی حبیب اللہ صاحب، مکرم صوفی شیخ رحمت اللہ صاحب، مکرم صوفی خدابخش زیروی صاحب، مکرم صوفی محسن شاہ صاحب اور مکرم صوفی بابا غلام محمد صاحب شامل تھے، سب نے مل کر ربوہ کی بیت مہدی کی پرانی کچی عمارت میں نماز کے بعد میری روانگی کے سلسلہ میں ایک لمبی دعا کروائی۔ دعا کے بعد انہوں نے مجھے کہا کہ آواز آئی ہے کہ ’چھاؤنی کی طرف خیال رکھو‘۔ اُس وقت تو مجھے اس بات کی زیادہ سمجھ نہ آئی اور میں اگلے دن لاہور کے لئے روانہ ہو گیا۔ وہاں جا کر میں اپنے کچھ پرانے دوست احباب سے ملا اور مکرم ومحترم سعید احمد صاحب جو کہ ایئر فورس میں ایم۔ ای۔ ایس کے ایکسیئن تھے کے توسط سے کچھ ہی عرصہ بعد محض خدا تعالیٰ کے فضل اور خلافت کی برکات کے نتیجہ میں مجھے لاہور چھاؤنی کے علاقہ میں پاکستان ایئر فورس ایم۔ ای۔ ایس میں کنٹریکٹر کے طور پر کام کرنے کا اجازت نامہ مل گیا۔ مجھے اس کام کا نہ تو کوئی تجربہ تھا اور نہ ہی میرے پاس ایسے ہنرمند افراد تھے اور نہ ہی مالی وسائل۔ روپے کی کافی تنگی تھی۔ انہی دنوں رمضان کا مہینہ بھی آ گیا اور میں واپس ربوہ آ گیا۔ انہی دنوں میں نے ایک خواب میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کو دیکھا۔ حضور نے میرا بازو پکڑا اور کہا ’’میاں غلام احمد‘‘ ’’میاں غلام احمد‘‘

’’میاں غلام احمد‘‘ (تین دفعہ) ’’یہ لو‘‘ اور ایک لفافہ مجھے دیا۔ اس لفافے میں کچھ روپے تھے اور مجھے اس میں ایک سو کا نوٹ بھی نظر آیا۔ لفافہ دیتے ہوئے حضور نے فرمایا ’’پیسہ کمانا بہت مشکل ہے آئندہ کمی نہیں آئے گی۔‘‘ اس خواب کے بعد دل کو بے حد تسلی ہوئی کہ میں ’’غلام احمد‘‘ ہی ہوں۔

عید کا وقت قریب تھا اور اس سال جب پہلی دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے تمام کارکنان کو عیدی بھجوائی تو وہاں اس خاکسار کے لئے بھی ایک لفافہ میں عیدی کی رقم جو کہ 132 روپے تھے گھر پر بھجوائی گئی۔ انہی دنوں میں نے حضرت اماں جان کو بھی خواب میں دیکھا۔ انہوں نے بڑی شفقت سے میرے کمر پر ہاتھ پھیرا اور پھر چلی گئیں۔ اس خواب کے بعد میرا اور یقین بڑھ گیا کہ اب میری مشکلات ختم ہو جائیں گی۔ اس کے بعد میں نے اپنی والدہ صاحبہ سے بھی عرض کیا کہ اب آپ میرے لئے نہ روئیں، آپ کی دعائیں سنی گئی ہیں اور اب سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔ اس واقعہ کے چند ہی دنوں کے بعد بذریعہ ڈاک تین ٹینڈر وصول ہوئے۔ میں نے لاہور میں ایک دوست کی مدد سے یہ تینوں ٹینڈر بھرے اور جمع کروا دیے۔ خدا کا کرنا کیا ہوا کہ یہ تینوں ٹینڈر ہی مجھے مل گئے اور یہ سب کچھ محض خدا تعالیٰ کے فضل اور خلافت کی برکات ہی کا نتیجہ تھا۔ اس کے بعد خدا تعالیٰ نے اس کام میں بے حد برکت ڈالی اور میرا یہ کام وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا گیا۔

بیت الذکر واپس مل گئی

خلافت ثالثہ ہی کے دور میں 1974ء میں جب احمدیوں کو حکومتی سطح پر غیر مسلم قرار دے دیا گیا اور ملک بھر میں احمدیوں کے خلاف ہنگامے اور بے دریغ قتل و غارت اور غنڈہ گردی کا سلسلہ شروع ہو گیا تو اسی سلسلہ میں مغل پورہ لاہور میں ہماری بیت الذکر کو مشتعل لوگوں نے آگ لگا دی اور اس پر قبضہ کر لیا۔ خاکسار حالات کو دیکھتے ہوئے مکرم چوہدری حمید نصر اللہ صاحب امیر جماعت لاہور کو ملنے گیا اور انہیں تمام حالات سے مطلع کیا اور ساتھ یہ بھی عرض کیا کہ یہ بیت الذکر ہم نے ہر حال میں ان لوگوں سے واپس لینی ہے۔ اس کے بعد خاکسار دوبارہ حالات کا جائزہ لینے کے لئے بیت الذکر کی طرف روانہ ہوا۔ اُس وقت تک وہاں لوگوں کا ایک جمِ غفیر بیت الذکر کے باہر موجود تھا اور کچھ پولیس کے آدمی بھی وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ بیت الذکر پر قابض لوگوں میں سے چند افراد لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ ہمارے خلاف اشتعال انگیز باتیں کر کے لوگوں کو مزید مشتعل کر رہے تھے۔ اس وقت وہاں پر ہمارے صدر جماعت لاہور اور ڈی۔ ایس۔ پی لاہور بشیر احمد کے دوران کچھ بات چیت بھی چل رہی تھی۔ میں بھی جا کر ان میں شامل ہو گیا اور بات کرنے کی اجازت مانگی۔ ملاقات کے دوران کچھ تلخ کلامی کی نوبت آ پہنچی اور بات ہاتھا پائی تک جا پہنچی۔ اس صورتحال کو دیکھتے ہوئے باہر بھی شور اور افراتفری اور زیادہ بڑھ گئی۔ جس کو دیکھتے ہوئے موقع پر موجود ایک مجسٹریٹ جن کا نام ندیم احمد تھا وہ بھی اندر آ گئے۔ ہم نے مجسٹریٹ صاحب کو حالات بتاتے ہوئے عرض کی کہ یہ ڈی۔ ایس۔ پی۔ صاحب ہماری بات سننے کو تیار نہیں ہیں۔ مجسٹریٹ ندیم احمد صاحب نے ہماری بات توجہ سے سنی اور اسی وقت حکم دیا کہ بیت الذکر کو فوری طور پر خالی کروایا جائے۔ ایف۔ ایس۔ ایف پولیس نے ہوائی فائرنگ کر کے مشتعل ہجوم کو منتشر کرتے ہوئے ہمیں ہماری بیت الذکر کا قبضہ واپس دلایا۔ 1974ء کے ہنگاموں میں یہ ایک واحد بیت الذکر تھی جو کہ خدا تعالیٰ کے خاص فضل سے ہمیں واپس مل گئی۔ اس واقعہ کے بعد ڈی۔ ایس۔ پی نے انتقام کی غرض سے مجھ پر حملہ بھی کروایا جس میں میں شدید زخمی بھی ہوا۔ پھر میرے خلاف وارنٹ گرفتاری جاری کروا کر مجھے پھانسی کی کوٹھڑی میں بند کروا دیا۔ کافی عرصہ مقدمہ چلتا رہا اور آخر کار خدا تعالیٰ کے فضل اور خلافت کی برکات سے چند ہفتوں بعد ضمانت پر رہائی ہوئی اور تقریباً ایک سال تک مقدمہ چلنے کے بعد مجھے بری کر دیا گیا۔ بری ہونے کے باوجود ڈی۔ ایس۔ پی بشیر احمد کی انتقامی کارروائیاں میرے خلاف جاری رہیں اور مجھے انتہائی خطرناک اور مطلوب افراد کی لِسٹ میں ایک لمبا عرصہ شامل رکھا۔ آخر کار 1982ء میں ایک سی۔ آئی۔ ڈی انسپکٹر افتخار احمد نے میرے حق میں رپورٹ دیتے ہوئے میرا نام اس لسٹ سے خارج کروا دیا۔

اللہ برکت ڈالے گا

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے انتخاب خلافت کے بعد خاکسار کو دوبارہ وقف میں آنے کا ارشاد فرمایا۔ اُس وقت دنیاوی لحاظ سے خاکسار کا ذاتی کاروبار عروج پر تھا۔ یہاں تک کہ میں نے اس وقت سال کا چھیالیس ہزار روپیہ صرف انکم ٹیکس کی مد میں دیا تھا۔ مگر حضور کے ارشاد پر خاکسار نے دین کو دنیا پر ترجیح دیتے ہوئے اپنا تمام کاروبار چھوڑ کر حضور کے ارشاد پر ادارہ تعمیرات میں جماعت کے لئے کام شروع کیا۔ 1983ء سے 1990ء کے دوران خاکسار نے فضل عمر ہسپتال کی توسیع، بیوت الحمد کی تعمیر، ربوہ گیسٹ ہاؤس، سوئمنگ پول، دفاتر انجمن احمدیہ کی توسیع، بیت مبارک کی توسیع، بیت اقصیٰ کے مینار کے مرمت اور بیت کی چار دیواری کی تعمیر کا کام کروانے کی سعادت پائی۔ اس کے بعد حضور کے ارشاد پر گیمبیا اور سیرالیون میں مختلف بیوت اور ہسپتالوں کی تعمیرات کے کام کی ذمہ داری خاکسار کے حصہ میں آئی۔ سیرالیون میں ملکی حالات کی خرابی کی وجہ سے ہمیں اپنا کام روکنا پڑا۔ مگر گیمبیا میں غیر معمولی خدمت کی موقع ملا، جن میں بیت، مرکزی دفاتر، گیسٹ ہاؤس، افریقہ میں پہلا پریس اور دیگر کئی شہروں میں ہسپتال اور دفاتر کے تعمیر کے کام کی سعادت خاکسار کے حصہ میں آئی۔ جانے سے پہلے خاکسار نے حضور سے عرض کیا کہ ناچیز اپنے آپ کو اس ذمہ داری کا اہل نہیں سمجھتا۔ حضور نے حوصلہ افزائی کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم نے مل کر خدام الاحمدیہ کے لئے کام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ برکت ڈالے گا اور واقعی خدا تعالیٰ کے خاص فضل اور خلیفۂ وقت کی خاص دعاؤں کی برکت سے خدا تعالیٰ نے اس کام میں غیر معمولی برکت ڈالی۔ وہاں قیام کے دوران حضور کی طرف سے ایک انجینئر ناصر بھٹی صاحب لندن سے کام کا جائزہ لینے وہاں آئے۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر سعید احمد اور اُن کی اہلیہ بھی وہاں آئے۔ وہاں پر ایک ہسپتال کا سنگِ بنیاد گیمبیا کے وائس پریذیڈنٹ بی بی ڈوبو کی اہلیہ سے رکھوایا گیا۔ مکرم ناصر بھٹی صاحب نے واپس جا کر حضور کو تعمیراتی کام کی رپورٹ دیتے ہوئے یہ بھی عرض کیا کہ حضور جیسے حضرت داؤدؑ کو اللہ تعالیٰ نے مدد کے لئے جِن عطا کئے تھے اسی طرح گیمبیا میں عبدالعزیز بھی کسی جِن سے کم نہیں۔ دن رات تعمیراتی کاموں میں جِنوں کی طرح مصروف عمل ہیں۔ بعد میں حضور نے اپنے ایک خط میں اس بات کا تذکرہ کرتے ہوئے کام کے سلسلہ میں خاکسار کی حوصلہ افزائی فرمائی اور ساتھ ہی فرمایا کہ خدا نے ایک نہیں اس طرح کے کئی ’جِن‘ جماعت کو عطا کئے ہیں۔

خدا رکاوٹیں دور فرمائے گا

گیمبیا سے واپسی پر جرمنی میں 100 بیوت کی تعمیر کے سلسلہ میں خدا تعالیٰ نے ایک لمبا عرصہ خدمت کا موقع دیا۔ سات سال تک خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مختلف شہروں میں تعمیراتی کاموں کی ذمہ داری خاکسار نے نبھائی۔ فرینکفرٹ میں ناصر باغ کی بیت الذکر کی تعمیر میں کافی مشکلات پیش آ رہی تھیں۔ خاکسار نے بے حد دعا کی اور ایک رات خواب بھی دیکھا خاکسار نے یہ خواب حضور کو تحریر کی اور حضور نے جواباً ارشاد فرمایا کہ بابرکت خواب ہے۔ خدا تعالیٰ خود تمام رکاوٹیں دور فرما دے گا اور اس کے ساتھ حضور نے یہ شعر بھی تحریر کیا کہ

خدمت دیں کو اک فضل الٰہی جانو
اس کے بدلے میں کبھی طالب انعام نہ ہو

اور پھر واقعی خدا کے فضل اور خلیفہء وقت کی دعاؤں کی برکت سے وہی انجینئر جو پہلے مشکلات پیدا کر رہا تھا اُسی نے تعاون کا یقین دلایا اور ہماری درخواست پر غور کرتے ہوئے۔ بیت الذکر کے گنبد اور محراب کی اجازت دلوائی اور اس طرح سے یہ بیت الذکر کا کام بھی محض دعاؤں کی برکت سے تکمیل کو پہنچا۔

نظر بہتر ہو گئی اور کسی کی محتاجی نہیں

آخر میں خلافت خامسہ کے دور کے چند واقعات کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جن کا خلافت کی برکات اور ان کے معجزات سے گہرا تعلق ہے۔ چند سال پہلے کی بات ہے کہ میری نظر شوگر کے مرض کی وجہ سے بتدریج بہت کمزور ہو رہی تھی۔ میں دعا کی درخواست کرنے کی غرض سے حضورِ انور سے ملاقات کرنے لندن گیا اور حضور کو اپنی تکلیف بتائی۔ میری گزارش سننے کے بعد حضور کچھ دیر خاموش رہے پھر اپنی نشست سے اُٹھے اور میری آنکھوں پر اپنی خلافت کی انگوٹھی کا لمس فرمایا اور دعا کی۔ معجزانہ طور پر میری نظر بہتر ہو گئی اور میں اب تک بغیر عینک کے دیکھ اور پڑھ سکتا ہوں۔ اسی طرح سے ایک وقت ایسا آیا کہ اندرونی بیماریوں کی وجہ سے میری ٹانگوں میں شدید درد شروع ہو گیا اور مجھے چلنے پھرنے میں انتہائی دشواری محسوس ہوتی تھی۔ میں اُن دنوں اپنے بیٹوں کے پاس جرمنی گیا ہوا تھا۔ حضور بھی اُن دنوں جرمنی کے سالانہ جلسہ کے لئے جرمنی تشریف لائے تو وہاں حضور سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ دورانِ ملاقات میں نے ذرا بے تکلفی کے انداز میں حضور سے ذکر کیا کہ حضور یہ میری وہی ٹانگیں ہیں جن پر اپنے قدمِ مبارک رکھ کر حضرت مصلح موعود اپنے گھوڑے پر سوار ہوا کرتے تھے اور یہی وہ ٹانگیں ہیں جنہیں 1974ء کے ہنگاموں میں غیر احمدیوں نے انتقام کی غرض سے توڑنے کی کوشش کی مگر ناکام رہے۔ بس آپ دعا کریں کہ یہ ٹانگیں اس عمر میں میرا ساتھ نہ چھوڑیں۔ اس پر حضورِ انور نے ارشاد فرمایا کہ یہ تمام واقعات اور حالات انہیں لکھ کر بھیجوں۔ چنانچہ خاکسار نے ایسا ہی کیا۔ خدا تعالیٰ کے خاص فضل اور حضور کی دعاؤں کی برکت سے سٹروک کے حملہ کے باوجود خاکسار ابھی تک اس قابل ہے کہ چل پھر سکتا ہے اور کسی کی محتاج نہیں ہے۔

میرا ہمیشہ سے یہ ایمان ہے کہ اپنی ساری زندگی میں میں نے جو کچھ بھی پایا وہ محض خدا تعالیٰ کے فضل اور خلافت کی برکات سے پایا۔ میری یہی دعا ہے کہ خدا تعالیٰ میرے بچوں کے دلوں کو بھی خدا کی محبت اور خلیفہء وقت کی اطاعت سے بھر دے۔ انہیں دین و دنیا کی نعمتیں عطا فرمائے اور ہمیشہ صراطِ مستقیم کی طرف راہنمائی کرتے ہوئے خلافت کی برکات سے ہمیشہ مستفید ہوتے چلے جانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مکرمہ گوہر سلطانہ صاحب

میرے خاوند مکرم فضل الرحمٰن خان صاحب امیر ضلع راولپنڈی

مکرم فضل الرحمٰن خان صاحب ایک فرمانبردار بیٹے، شفیق باپ، محبت کرنے والے شوہر، بہن بھائیوں کا خیال رکھنے والے، مخلص دوست، بڑوں کی عزت اور چھوٹوں سے شفقت کرنے والے، اپنے عہدوں کو ایمانداری اور وفاداری سے نبھانے والے، بیواؤں، یتیموں ضرورتمندوں، کارکنان اور ملازمین سے شفقت کا سلوک کرنے والے انسان تھے۔ دینی و دنیاوی، روحانی اور اخلاقی لحاظ سے بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔

ہمارا ساتھ نصف صدی پر محیط ہے۔ ابتدائی سال ہم نے حیدرآباد سندھ میں ذیل پاک سیمنٹ فیکٹری میں گزارے۔ جہاں وہ چیف انجینئر تھے۔ علاقائی قائد تھے اور قاضی ضلع تھے۔ اتوار کے دن فجر کی نماز ہمارے گھر ہوتی۔ جس میں مربی صاحب لطیف آباد سے تشریف لاتے۔ دیگر احباب جماعت بھی نماز میں شامل ہوتے۔ نماز کے بعد درس ہوتا۔ دینی باتیں ہوتیں اور پھر ناشتہ کا انتظام ہمارے گھر ہوتا۔

آپ انتہائی بہادر انسان تھے۔ 1965ء کی جنگ میں ذیل پاک سیمنٹ فیکٹری کی قریبی پہاڑیوں پر چھاتہ برداروں کے اترنے کا خطرہ تھا۔ فیکٹری کی حفاظت کے لئے آپ نے بھی دیگر افسران کے ساتھ رات بھر ڈیوٹی دی۔ بلیک آؤٹ کی وجہ سے میں گھبرا جاتی تو وہ مجھے تسلی دیتے۔ دوران ملازمت ہمیشہ چیلنجز کو قبول کرتے اور سخت ترین حالات میں بھی نہ گھبراتے۔ بنوں شوگر مل کے مینیجر کو اس کے دفتر میں قتل کر دیا گیا تھا۔ فضل الرحمٰن صاحب کو ذیل پاک سیمنٹ فیکٹری سے تبدیل کر کے بنوں شوگر مل بھیج دیا گیا۔ کیونکہ آپ پشتو زبان جانتے تھے اور بنوں کی مقامی زبان پشتو تھی۔ حالانکہ آپ کا مضمون ''سیمنٹ'' تھا لیکن حالات کے تقاضے کے مطابق آپ نے نئی ذمہ داریاں بہت خوبی سے نبھائیں اور نو سال کا عرصہ وہاں گزارا۔ اس دوران مختلف موقعوں پر بہت سی مشکلات پیش آئیں، جنہیں آپ نے ہمت، حوصلے اور دعاؤں سے برداشت کیا۔ ایک مرتبہ فیکٹری کی انتظامیہ اور گنا سپلائی کرنے والوں میں اختلاف پیدا ہو گیا اور تمام افسران نے اپنی فیملیز محفوظ مقامات پر بھجوا دی تھیں لیکن آپ اللہ پر توکل کرتے ہوئے اپنی فیملی کے ساتھ وہیں رہے اور دوسروں کے لئے حوصلے کا باعث بنے۔ اسی طرح 1974ء کا واقعہ ہے کہ ایک دن بنوں کے ڈی۔سی نے آپ کو اطلاع دی کہ آج رات مولویوں نے آپ کے گھر کو جلانے کا منصوبہ بنایا ہے اور درخواست کی کہ آپ آج ہی اپنی فیملی کو لے کر یہاں سے کم از کم ایک ہفتہ کے لئے کہیں چلے جائیں۔ کیونکہ ان کے لئے امن و امان قائم رکھنا مشکل ہو رہا تھا۔ فضل الرحمٰن صاحب نے ڈی۔سی کو کہا کہ اگر تو یہ law and order کی requirement ہے تو میں اس کو انا کا مسئلہ نہیں بناؤں گا۔ جہاں تک خوف کی بات ہے تو انشاء اللہ ہر قسم کے حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ چنانچہ آپ مع بچوں اور بوڑھے والدین کے صرف چند جوڑے کپڑوں میں نکلے۔ ہمارے ساتھ پولیس کی گاڑی، فیکٹری کی سیکیورٹی کی گاڑی اور اپنی گاڑی تھی۔ ہم نے گھر کی چابیاں ملازمین کے حوالے کر دیں۔ جنہوں نے کچھ عرصے کے بعد ہمارا سارا سامان بحفاظت پہنچا دیا۔ اس کے بعد انتظامیہ نے فضل الرحمٰن صاحب کی پوسٹنگ P.M.D.C میں کر دی اور ہم نے راولپنڈی میں رہائش اختیار کی۔

میرے دونوں بڑے بیٹے ابھی ڈیڑھ سال اور تین سال کے تھے کہ ان دونوں کو خسرہ نکل آیا اور وہ تکلیف کی وجہ سے بہت بے چین رہتے تھے۔ فضل الرحمٰن صاحب میرے ساتھ مل کر ساری ساری رات بچوں کی تیمارداری کرتے۔ ایک بچے کو وہ اٹھاتے اور ایک کو میں اٹھاتی۔ بچوں کی تعلیم و تربیت پر بہت توجہ دیتے اور ہمیشہ محنت کرنے اور اعلیٰ پوزیشن حاصل کرنے کی تلقین کرتے۔ اپنے سب بچوں سے بہت پیار کرتے تھے اور آگے ان کے بچوں سے بھی والہانہ پیار کرتے تھے۔ روزانہ بلاناغہ سب بچوں کو فون کرتے اور سب کی خیریت معلوم کرتے۔ **اپنے بچوں کو ہمیشہ تلقین کرتے کہ وہ اپنے بچوں کو اردو زبان ضرور سکھائیں کیونکہ حضرت مسیح موعود کی کتب اردو میں ہیں۔** اپنے پوتے پوتیوں اور نواسے نواسیوں کی تعلیم و تربیت میں بھی بہت دلچسپی لیتے تھے۔ بچوں کی شادیوں کے موقع پر خلیفہء وقت سے مشورہ لینا بہت ضروری سمجھتے تھے۔ میرے بڑے بیٹے ڈاکٹر حبیب الرحمٰن کا رشتہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے تجویز فرمایا تھا اور سب سے چھوٹے بیٹے ڈاکٹر عطاء القدوس کا رشتہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تجویز فرمایا تھا۔ اور ان فیصلوں کو آپ نے اپنے لئے اور اپنی اولاد کے لئے خوش قسمتی سمجھا کہ ان رشتوں میں خلفاء نے ذاتی دلچسپی لی ہے۔

ڈیوٹی پر موجود خدام کے لئے بہت زیادہ محبت اور ہمدردی کا جذبہ رکھتے تھے۔ اکثر کہتے تھے کہ میں ان سب کے لئے بہت دعا کرتا ہوں اور مجھے بھی ان کے لئے دعا کرنے کا کہتے۔ خدام کی بہت تعریف کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ اپنے کام چھوڑ کر دین کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ دوران ملازمت اور جماعتی کاموں میں بھی اپنے ماتحت لوگوں سے کام کروانے کا سلیقہ جانتے تھے۔ بہت سے غیر از جماعت دوستوں کی مالی مدد کرتے تھے۔ ہمارے گھر کا مالی جو 28 سالوں سے ہمارے پاس کام کر رہا ہے۔ اس کے متعلق اپنی آخری بیماری میں مجھے کہا کہ وہ ہمارے گھر کے فرد جیسا ہے اسے ہٹانا نہیں اور ہمیشہ اس کا خیال رکھنا ہے۔ 2007ء میں شیعہ سنی فسادات کے نتیجے میں میری دو بہنیں بے سروسامانی کی حالت میں پاڑہ چنار سے پنڈی ہمارے پاس آئیں۔ فضل الرحمٰن صاحب نے ایک باپ کی طرح ان کے سر پر شفقت کا ہاتھ رکھا۔ اور ہر طرح سے ان کی دلجوئی کی اور تقریباً دو سال بعد جب پنڈی میں ان کا اپنا گھر بن گیا اور وہ جانے کا کہتیں تو انہیں بااصرار روکتے اور کہتے کہ یہ گھر بھی تمہارا ہے۔ ان کی ضروریات اور علاج معالجہ کا خاص خیال رکھتے۔ آج میری بہنیں ان کے لئے روتی ہیں اور کہتی ہیں کہ آج ہم دوبارہ یتیم ہو گئی ہیں۔

دعاؤں پر بہت یقین تھا۔ ایک دفعہ ایوان توحید میں کسی تقریب کا انعقاد تھا۔ بارشوں کے دن تھے اور اس رات تیز بارش تھی۔ آپ پنڈی سے باہر کی جماعتوں کے افراد کی شمولیت اور بارش کی وجہ سے ان کو درپیش آنے والی تکلیف کے احساس سے بہت پریشان تھے اور ساری رات بارش کے رکنے کی دعا کرتے رہے۔ صبح مطلع صاف تھا اور دھوپ نکل آئی اور اجتماع میں آسانی پیدا ہوئی اور بھرپور حاضری تھی۔

جب بھی گھر سے باہر جاتے تو دعا ضرور کرواتے اور اپنے ماتھے پر ''یا عزیز'' لکھتے۔ جو انہیں سید سرور شاہ صاحب نے بتایا تھا۔ کہ اس طرح کرنے سے دوسرے شخص کا رعب تم پر نہیں پڑے گا۔ اکثر رات کو جب سب گھر والے اکٹھے بیٹھتے تو آپ کی گفتگو کا موضوع حضرت مسیح موعود، خلفاء احمدیت اور بزرگان سلسلہ کے واقعات ہوتے۔ آخری ایام میں فجر کی نماز کے بعد اور رات کو سوتے وقت اونچی آواز میں رو رو کر اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے کہ اے میرے رب رحیم، اے کریم، تو ہمارے اوپر رحم کر اور فضل کر اور دیگر مسنون دعائیں کرتے۔

شروع سے میں نے انہیں نمازوں کا پابند، روزے رکھنے والا اور دعائیں کرنے والا پایا۔ **عرصہ دراز سے رات کو دو اڑھائی بجے اٹھ جاتے۔ تہجد پڑھتے، قرآن پاک باترجمہ پڑھتے اور پھر فجر کی نماز پڑھتے۔** علی الصبح ناشتہ کرتے اور پھر اخبار پڑھتے۔ خطبہ جمعہ خاص اہتمام سے سنتے اور گھر میں موجود سب افراد کو تاکیداً بلا کر بٹھاتے کہ وہ بھی خطبہ سنیں۔ خطبہ کے دوران کسی کو بات نہیں کرنے دیتے تھے۔

جب M.T.A کا آغاز ہوا تھا تو ہمارے گھر میں ڈش انٹینا تھا اور تمام حلقہ کے احباب و خواتین خطبہ جمعہ اور درس قرآن (جو رمضان میں ہوا کرتا تھا)، سننے کے لئے ہمارے گھر تشریف لاتے تھے۔ ان کی خاطر تواضع کے لئے آپ ذاتی طور پر اہتمام کرواتے۔

آپ کے اپنے پڑوسیوں سے جو کہ غیر از جماعت ہیں بہت اچھے تعلقات تھے۔ ان کے غم و خوشی میں شامل ہوتے اور ہر قسم کی مدد کرنے کے لئے تیار رہتے۔ فضل الرحمٰن صاحب کی وفات کے موقع پر ان سب پڑوسیوں نے بہت ہمدردی اور تعاون کا سلوک کیا۔ وفات پر آنے والے مہمانوں کے لئے اپنے گھر پیش کئے۔ سیکیورٹی مہیا کرنے کی آفر کی۔

آپ حد درجہ مہمان نواز تھے۔ بے حد صابر شاکر تھے اور ہر مشکل وقت میں دعاؤں سے کام لیتے تھے۔ آپ کو اکثر سچے خواب نظر آتے تھے۔ ایک دفعہ آپ کی عینک نہیں مل رہی تھی۔ ہر جگہ ڈھونڈنے کے باوجود نہیں ملی۔ تو صبح اٹھ کر مجھے کہنے لگے کہ میری عینک تمہارے پاس ہے۔ اسے ڈھونڈو۔ کیونکہ مجھے خواب میں بتایا گیا ہے۔ میں نے ہنس کر کہا کہ میں نے آپ کی عینک کیا کرنی ہے۔ لیکن انہوں نے پورے وثوق سے کہا کہ میری عینک تمہارے پاس سے ہی نکلے گی۔ کافی دیر بعد جب میں اپنے کسی کام سے اپنی عینک کیس میں سے نکالنے لگی تو میری عینک کے بجائے ان کی عینک تھی۔ جو میں نے غلطی سے اپنی عینک سمجھ کر ڈال لی کیونکہ دونوں عینکیں میز پر اکٹھی پڑی تھیں۔ میں نے ہنستے ہوئے جا کر انہیں بتایا کہ آپ کی عینک تو میرے پاس سے ہی نکلی ہے تو کہنے لگے کہ مجھے تو یہ بات بتا دی گئی تھی کہ عینک تمہارے پاس سے ہی ملے گی۔

چندوں کی ادائیگی میں اور دیگر تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے اور بچوں کو بھی اس کی تاکید کرتے تھے۔ اپنے سکول کے زمانے سے وصیت کی ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے احسانات کا شکر ہمیشہ ادا کرتے۔ سب بچوں کی طرف سے انتہائی مطمئن تھے۔

اپنی بیماری کے پیش نظر مجھے ہمیشہ صبر اور حوصلے کی تلقین کرتے۔ کہتے کہ ''گھبرانا نہیں۔ ہر بات کے لئے اپنے آپ کو تیار رکھو۔ میں نے تمہارے لئے بہت دعائیں کی ہیں اللہ تمہارا حافظ ہو۔ اللہ تمہارا حافظ ہو''۔ آخری بیماری میں حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کی نظم کے یہ اشعار سناتے۔

نہ رونا میرے مرنے پر نہ کرنا آہ اور زاری
نہ ہونا صبر سے عاری میری بیگم میری پیاری

اللہ تعالیٰ کا شکر اور احسان ہے کہ آپ آخری وقت میں بھی خلیفہء وقت کے قریب تھے۔ حضور اقدس کی بے پناہ شفقت اور محبت بھری دعائیں لحظہ بہ لحظہ انہیں ملتی رہیں۔ حضور اقدس نے ان کا حاضر جنازہ پڑھایا اور پیارے آقا کی بے پناہ شفقت نے ہمارے غم کے بوجھ کو ہلکا کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کے ان گنت احسانات کے آگے ہمارے سر سجدہ ریز ہیں۔ ربوہ میں مکرم مرزا خورشید صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرے میں حسب خواہش حضرت مرزا عبدالحق صاحب کے قریب تدفین ہوئی۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

آخر میں یہی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں دائمی جنتوں میں رکھے۔ ان کی ساری اولاد کو ان کی نیکیوں اور دعاؤں کا وارث بنائے۔ انہیں اپنا قرب عطا فرمائے اپنی رحمت کی چادر میں ڈھانپ کر رکھے اور ان کی اولاد کو ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تیرا مدفن معطر ہو، تیرا مسکن منور ہو
تیری اولاد پر ہر دم رہے افضال ربانی

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم رانا مبارک احمد صاحب یو کے تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 4 جنوری 2014ء کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کی پوتی سبحانہ منظور دختر مکرم رانا منظور احمد صاحب محاسب حلقہ Inner Park جماعت احمدیہ لندن نے قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کر لیا۔ تقریب آمین بیت الفضل لندن میں بعد نماز ظہر وعصر دیگر بچوں کے ساتھ منعقد ہوئی۔ اس موقع پر ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عزیزہ سے قرآن کریم سنا اور بعد میں دعا کروائی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری پوتی و دیگر بچوں کو قرآن کریم کے نور سے منور کرے اور خادمہ سلسلہ اور نافع الناس وجود بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم رشید احمد صاحب صدر حلقہ امیر پارک گوجرانوالہ تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسار کی بیٹی مکرمہ نازیہ فراز صاحبہ اہلیہ مکرم فراز احمد صاحب حال مقیم تھائی لینڈ کو مورخہ 9 دسمبر 2013ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیٹے کا نام طٰہٰ عقیل احمد عطا فرمایا ہے۔ جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم مختار احمد صاحب آف کینیڈا کا پوتا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ نومولود کو نیک، خادم دین اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرمہ فریدہ تنویر صاحبہ بیوہ مکرم تنویر شاہ صاحب دارالعلوم غربی خلیل ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرا نواسہ ارسلان احمد عمر 3 ماہ ابن مکرم قاضی فرید احمد صاحب کینیڈا بیمار ہے۔ آنکھوں میں تکلیف ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

نکاح

مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب آف لندن تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ مکرم محمد اقبال صاحب ابن مکرم چوہدری محمد احمد عطا صاحب کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزہ شمائلہ ادریس صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد ادریس صاحب دارالنصرت ربوہ مورخہ 29/اکتوبر 2013ء کو عطاء ہاؤس دارالنصرت میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے بعوض ایک لاکھ روپے حق مہر پر کیا اور دعا کروائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے باعث برکت و رحمت کرے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

ولادت

مکرمہ ناصرہ بشریٰ صاحبہ ناصر آباد غربی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے بڑے بیٹے مکرم پیر مصطفیٰ علی صاحب اور بہو مکرمہ رخسانہ عندلیب صاحبہ ناصر آباد غربی ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے 9 جنوری 2014ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام جلیس احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم پیر خلیل الرحمٰن صاحب کا پوتا اور مکرم شیخ مقبول احمد امینی صاحب کا نواسہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک سیرت، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم شکیل منیر سندھو صاحب آف کینیڈا لکھتے ہیں۔

میرے بڑے بھائی جان مکرم سہیل منیر صاحب سندھو و بھاوجہ محترمہ درعدن صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 20 ستمبر 2013ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نائل احمد نام عطا فرمایا ہے اور وقف نو کی عظیم الشان تحریک میں بھی شامل فرما لیا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری منیر احمد سندھو صاحب مرحوم آف واہ کینٹ کا پوتا اور مکرم چوہدری تنویر اسلم صاحب سندھو مرحوم آف اسلام آباد کا نواسہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر اور ماں باپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

ڈیلیوری کیس کیلئے خواتین اپنے شوہر کا شناختی کارڈ ہمراہ لائیں

وزارت داخلہ نے ہسپتال میں زچہ و بچہ کی حفاظت کے لئے ملک بھر کے سرکاری، نیم سرکاری اور تمام پرائیویٹ ہسپتالوں میں ڈیلیوری کیس کے لئے شوہر کے شناختی کارڈ کو لازمی قرار دیتے ہوئے ہدایت جاری کی ہے کہ زچہ کے ہسپتال میں داخلہ سے قبل شوہر کا شناختی کارڈ اور غیر ملکی خاتون اپنے پاسپورٹ کی نقل جمع کروائے۔ درخواست کی جاتی ہے کہ ایسی تمام خواتین جو ڈیلیوری کیس کے سلسلہ میں فضل عمر ہسپتال تشریف لائیں وہ اپنے شوہر کے شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی ہمراہ لائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ملازمت کے مواقع

ایک پبلک سروس سائنٹیفک اینڈ ٹیکنیکل آرگنائزیشن کو ایک سے زائد سینئر انجینئرز، انجینئرز، کمپیوٹر آپریٹر، سائنٹیفک اسسٹنٹ، ٹیکنیشن، جونیئر اسسٹنٹ، فائر لیڈر، سپیشل وہیکل آپریٹر اور ہیلپرز کی خالی آسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ آن لائن اپلائی کرنے کے لئے وزٹ کریں۔ www.hr1384.com

ایروسوفٹ شو کمپنی کو مینیجر ایچ آر، مینیجر اکاؤنٹس، سیلز مینیجر، اسسٹنٹ مینیجر فارشاپ، کیشئر کاؤنٹر، رائیڈر، کک (Cook) اور آفس بوائے کی ضرورت ہے۔

AFAQ کو اپنے لاہور آفس کے لئے ملٹی میڈیا پروگرامر، مارکیٹنگ ایگزیکٹو، بزنس ڈویلپمنٹ ایگزیکٹو اور سیلز پروموشن آفیسر کی ضرورت ہے۔

پیس پاکستان لمیٹڈ کو مینیجر پلاننگ، ڈیزائن اینڈ مونیٹرنگ، مینیجر شاپنگ مالز، اسسٹنٹ مینیجر شاپنگ مالز، الیکٹریکل انجینئر، الیکٹرونکس سٹاف الیکٹریکل سٹاف اور مکینیکل سٹاف کی خالی آسامیوں کیلئے موزوں امیدواروں سے درخواستیں مطلوب ہیں۔

کینٹ ہوم اپلائنسز کو پاکستان کے مختلف شہروں کے لئے سیلز آفیسر جبکہ لاہور کیلئے برانڈ آفیسر اور سروس سپروائزر کی ضرورت ہے۔

نوٹ: اشتہارات کی تفصیل کیلئے 12 جنوری 2014ء کا اخبار روزنامہ جنگ ملاحظہ فرمائیں۔ (نظارت صنعت و تجارت)

محترم عبدالرشید شرما صاحب کی وفات

مکرم ڈاکٹر مبشر احمد شرما صاحب اسلام آباد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم عبدالرشید شرما صاحب سابق امیر جماعتہائے احمدیہ اضلاع سکھر، شکار پور، جیکب آباد، گھوٹکی مؤرخہ 16/جنوری 2014ء کو قریباً 90 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی اسلام آباد میں وفات پا گئے۔ مرحوم حضرت منشی عبدالرحیم شرما صاحب (سابق کشن لعل شرما) رفیق حضرت مسیح موعود کے صاحبزادے تھے۔ مقامی طور پر آپ کی نمازِ جنازہ مؤرخہ 16/جنوری 2014ء کو ہی بعد از نماز عصر بیت الذکر اسلام آباد میں ادا کی گئی۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اس لئے آپ کا جسد خاکی اُسی روز ربوہ لایا گیا۔ اگلے روز آپ کی نماز جنازہ بیت المبارک میں بعد از نماز جمعہ ادا کی گئی۔ بہشتی مقبرہ دارالفضل میں تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے دعا کروائی۔ مرحوم نہایت دعا گو، صابر، غریب پرور، رحمی رشتہ داروں کا خیال رکھنے والے اور خلافت سے نہایت وفا کا تعلق رکھنے والے بزرگ تھے۔ آپ کو مختلف عہدوں پر خدمات بجالانے کی توفیق حاصل ہوئی۔ مرحوم کے دو بیٹوں مکرم مبارک احمد شرما صاحب اور مکرم مظفر احمد شرما صاحب نے شکار پور میں شہادت کا رُتبہ پایا۔ آپ کے پوتے مکرم سہیل مبارک احمد شرما صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم مبارک احمد شرما صاحب شہید کو بطور صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان خدمات بجالانے کی توفیق مل رہی ہے۔ مرحوم نے اپنے پسماندگان میں 5 بیٹے مکرم انور محمود شرما صاحب کراچی، مکرم منور احمد شرما صاحب آسٹریلیا، خاکسار، مکرم طاہر محمود شرما صاحب جرمنی، مکرم خالد محمود شرما صاحب کینیڈا، 5 بیٹیاں مکرمہ مبارکہ قیوم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالقیوم بھٹی صاحب کراچی، مکرمہ بشریٰ ودود صاحبہ اہلیہ مکرم ودود احمد شرما صاحب لاہور، مکرمہ طاہرہ شکیل صاحبہ اہلیہ مکرم شکیل احمد خان صاحب ساہیوال، مکرمہ منصورہ شاہدہ صاحبہ اہلیہ مکرم اسماعیل مبارک احمد صاحب مظفر آباد آزاد کشمیر، مکرمہ ڈاکٹر لئیقہ فوزیہ صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر مدثر احمد ملک صاحب امریکہ سوگوار چھوڑیں ہیں۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرماوے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے اور ان کی دعاؤں کا حقیقی وارث بنائے۔ آمین

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20،15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

31 جنوری 2014ء

5:05 am	عالمی خبریں
5:25 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
6:05 am	یسرنا القرآن
7:30 am	جاپانی سروس
8:30 am	ترجمۃ القرآن کلاس
9:40 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:35 am	یسرنا القرآن
12:05 pm	بیت الواحد لندن کا افتتاح
1:05 pm	سرائیکی سروس
1:35 pm	راہ ہدیٰ
3:10 pm	انڈونیشین سروس
4:10 pm	دینی وفقہی مسائل
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:30 pm	قرآن سب سے اچھا
6:00 pm	خطبہ جمعہ Live
7:15 pm	یسرنا القرآن
7:40 pm	Shotter Shondhane
8:50 pm	اسلامی مہینوں کا تعارف
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 31 جنوری 2014ء
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	بیت الواحد کا افتتاح

یکم فروری 2014ء

12:20 am	ریئل ٹاک
1:25 am	دینی وفقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 31 جنوری 2014ء
3:10 am	راہ ہدیٰ
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:50 am	یسرنا القرآن
6:15 am	بیت الواحد کا افتتاح
7:15 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 31 جنوری 2014ء
8:25 am	راہ ہدیٰ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 25 جون 2011ء
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:30 pm	سٹوری ٹائم
1:45 pm	سوال وجواب
2:45 pm	انڈونیشین سروس
3:45 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 31 جنوری 2014ء
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	انتخاب سخن Live
7:00 pm	Shotter Shondhane
8:05 pm	سپاٹ لائیٹ
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live
10:35 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	جلسہ سالانہ جرمنی

2 فروری 2014ء

12:30 am	فیتھ میٹرز
1:30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:00 am	راہ ہدیٰ
3:30 am	سٹوری ٹائم
4:15 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 31 جنوری 2014ء
5:25 am	عالمی خبریں
5:40 am	تلاوت قرآن کریم
6:00 am	الترتیل
6:25 am	جلسہ سالانہ جرمنی
7:30 am	سٹوری ٹائم
8:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 31 جنوری 2014ء
9:15 am	سپاٹ لائیٹ
10:00 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	حضور انور کے ساتھ طلباء کی ایک نشست 7/ اکتوبر 2013ء
1:00 pm	فیتھ میٹرز
2:00 pm	سوال وجواب 8 جنوری 1995ء
3:05 pm	انڈونیشین سروس
4:10 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 10 فروری 2012ء
5:20 pm	تلاوت قرآن کریم
5:30 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 31 جنوری 2014ء
7:05 pm	Shotter Shondhane
8:10 pm	حضور کے ساتھ طلباء کی نشست
9:15 pm	رفقائے احمد
9:55 pm	کڈز ٹائم
10:25 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	حضور کے ساتھ طلباء کی نشست

ربوہ میں طلوع وغروب 22۔ جنوری

طلوع فجر	5:42
طلوع آفتاب	7:05
زوال آفتاب	12:20
غروب آفتاب	5:35

ایم ٹی اے کے آج کے اہم پروگرام

22 جنوری 2014ء

12:30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 17 جنوری 2014ء
2:00 am	جمہوریت سے انتہا پسندی تک
4:00 am	سوال وجواب
6:20 am	گلشن وقف نو
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 17 ستمبر 2011ء
12:30 pm	آخری زمانہ کی علامات
2:15 pm	سوال وجواب
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 28 مارچ 2008ء
8:00 pm	دینی وفقہی مسائل
11:30 pm	جلسہ سالانہ جرمنی

بھٹی پراپرٹی اینڈ موٹر کار ایجنسی
گاڑیوں و پراپرٹی کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
آصف سہیل بھٹی
047-6212764
0333-9795338

ضرورت ملازمین

نام آسامی	تعلیم	عمر
طبیب	فاضل اور الجراحت	کم از کم 35 سال
ڈسپنسر	F.A/F.Sc	کم از کم 25 سال

صدر جماعت کی تصدیق شدہ درخواست ساتھ رابطہ کریں۔
خورشید یونانی دواخانہ ربوہ فون: 6211538

Since 1888
Saeed Ghani
Herbal Beauty Range

اینٹی ایکنی کریم: چہرے سے داغ دھبے، کیل مہاسے دور کرے
مغزیات آئل: گنجے پن کو دور کرے
اس کے علاوہ بریل امپورٹڈ آئٹمز اور
پولکی کی انڈین جیولری بھی دستیاب ہیں
پتہ: لاھورچوڑی محل اینڈ جیولری سینٹر النور مارکیٹ نزد یوٹیلٹی سٹور ریلوے روڈ ربوہ
پرو پرائٹر مبشراحمد 03336546889

شادی بیاہ و دیگر تقریبات پر کھانے پکوانے کا بہترین مرکز
مجید پکوان سنٹر
یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: فرید احمد: 0302-7682815

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنادیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
فون دکان 6212837
Mob:03007700369
اقصیٰ روڈ ربوہ

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF JEWELLERS
SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092476212515
15 London Rd, Morden Sm4 5Ht
00442036094712

FR-10

CENTRE FOR CHRONIC DISEASES
FB FINE & THE BEST
ٹیومرز، دل، گردے، مثانے، سانس، مرگی، بچوں کی قبض، دمہ، چڑچڑاپن۔ ایام کی خرابیاں اور دیگر امراض کیلئے اعتماد کے ساتھ تشریف لائیں۔
ہمارے ہاں تمام زنانہ، بچگانہ، مردانہ بیماریوں کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے
کلینک کے اوقات صبح :10 تا 1 بجے دوپہر عصر تا عشاء
زیر نگرانی سکواڈرن لیڈر (ر) عبدالباسط ہومیوفزیشن
047-6005688,0300-7705078
پتہ: طارق مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
نوٹ: یہاں صرف نسخہ تجویز کیا جاتا ہے